https://farid.ps/articles/israel_assassination_of_walter_guinness_moyne/ur.html

والٹر گنیس، موئین کے پہلے بیرن کا قتل: فلسطین تنازعہ میں ایک فیصلہ کن موڑ

6 نومبر 1944 کو، قاہرہ کی گلیاں ایک حیران کن سیاسی تشدد کے عمل کا منظر بنیں جو پورے مشرق وسطیٰ اور اس سے آگے تک گونجیں۔ والٹر ایڈورڈ گنیس، موئین کے پہلے بیرن، مشرق وسطیٰ میں برطانوی ریذیڈنٹ وزیر، یہودی عسکریت پسند گروہ لیہی (جسے اسٹرن گینگ بھی کہا جاتا ہے) کے دو ارکان کے ہاتھوں قتل ہو گئے۔ اس جرات مندانہ عمل نے نہ صرف ایک ممتاز برطانوی سیاستدان کی جان لی بلکہ ایک یہودی ریاست کی ممکنہ راہ کو بھی پٹڑی سے اتار دیا اور فلسطین میں پہلے سے ہی غیر مستحکم تنازعہ کو مزید شدت دے دی۔ لارڈ موئین کا قتل برطانوی نوآبادیاتی پالیسی، صہیونی عسکریت پسندی اور فلسطین پر کنٹرول کی جدوجہد کی تاریخ میں ایک اہم لمحہ بنا ہوا ہے۔

شخص: والٹر گنیس، موئین کے پہلے بیرن

والٹر ایڈورڈ گنیس، موئین کے پہلے بیرن (1880–1944)، ایک ممتاز برطانوی سیاستدانائر، تاجر، فوجی اور اینگلو آئرش گنیس بریوری خاندان کے رکن تھے۔ 29 مارچ 1880 کو ڈبلن، آئرلینڈ میں پیدا ہوئے، وہ ایڈورڈ گنیس، ایویگ کے پہلے ارل کے تیسرے بیٹے تھے، جو امیر اور بااثر گنیس خاندان کے وارث تھے۔ ایٹن کالج میں تعلیم یافتہ، انہوں نے قائدانہ کرداروں میں ممتاز کارکردگی دکھائی، معزز "پاپ" سوسائٹی کے صدر اور بوٹنگ ٹیم کے کپتان رہے۔ 1903 میں انہوں نے لیڈی ایولین ہلڈا اسٹوارٹ ارسکائن سے شادی کی، جو بوکین کے 14ویں ارل کی بیٹی تھیں۔ جوڑے کے تین بچے تھے، جن میں ان کے جانشین برائن گنیس، موئین کے دوسرے بیرن شامل تھے، جو بعد میں شاعر اور ناول نگار بنے۔

موئین کی مراعات یافتہ پرورش نے ان کی ذمہ داری کا احساس کم نہیں کیا۔ ہم عصروں کی طرف سے ذہین، ایماندار اور عوامی مفاد کے لیے کام کرنے والے کے طور پر بیان کیا گیا، انہوں نے اپنی زندگی فوجی اور سیاسی خدمت کے لیے وقف کر دی۔ ان کی وسیع خاندانی دولت—تقریباً تین ملین پاؤنڈ کا تخمینہ—نے انہیں اثر و رسوخ اور آزادی دی، جس کا استعمال انہوں نے زراعت، رہائش اور نوآبادیاتی پالیسی میں اصلاح پسند مفادات کو آگے بڑھانے کے لیے کیا۔

فوجی خدمت

گنیس کی فوجی کیریئر دوسری بوئر جنگ (1899–1902) کے دوران شروع ہوئی، جب انہوں نے امپیریل یومنری میں رضاکارانہ طور پر شمولیت اختیار کی، لڑائی میں زخمی ہوئے اور کوئین ساؤتھ افریقہ میڈل حاصل کیا۔ پہلی عالمی جنگ میں انہوں نے مصر، گیلیپولی اور فرانس میں لڑائی لڑی، لیفٹیننٹ کرنل کے رینک تک پہنچے۔ بہادری کے لیے دو بار ڈسٹنگوشڈ سروس آرڈر (DSO وود بار) سے نوازے گئے، انہوں نے مشرق وسطیٰ سے عمر بھر کا لگاؤ پیدا کیا۔ ان کی جنگ کی ڈائریاں، جو 1987 میں شائع ہوئیں، ایک غور و فکر کرنے والے فوجی کو ظاہر کرتی ہیں جس کے پاس انسانیت اور تاریخ کی گہری سمجھ تھی—ایک ایسا شخص جو سلطنت کو ذمہ داری اور بوجھ دونوں سمجھتا تھا۔

سیاسی کیریئر

محاذ سے واپسی کے بعد گنیس نے کنزرویٹو سیاستدان کے طور پر عوامی زندگی میں قدم رکھا۔ انہوں نے لندن کاؤنٹی کونسل (1907–1910) میں خدمت کی اور 1907 سے 1931 تک بیری سینٹ ایڈمنڈز کے لیے پارلیمنٹ ممبر رہے۔ تقریباً تین دہائیوں کے کیریئر میں انہوں نے کئی بااثر عہدے سنبھالے: جنگ کے لیے انڈر سیکریٹری آف سٹیٹ (1922–1923)، ٹریژری کے فنانشل سیکریٹری (1923–1925)، اور زراعت اور ماہی گیری کے وزیر (1925–1929)، جہاں انہوں نے شوگر بیٹ کی کاشت اور دیہی جدیدیت کو فروغ دیا۔

1932 میں موئین بیرن کے طور پر پیریج میں بلند کیا گیا، انہوں نے ہاؤس آف لارڈز میں خدمت جاری رکھی۔ انہوں نے اہم عوامی تحقیقات میں حصہ ڈالا، جن میں 1933 کی سلم کلیئرنس کمیٹی، 1934 کی ڈرہم یونیورسٹی پر رائل کمیشن، اور 1938 کی ویسٹ انڈیز رائل کمیشن شامل ہیں۔ دوسری عالمی جنگ کے دوران، موئین زراعت کی وزارت کے مشترکہ پارلیمانی سیکریٹری (1940–1941)، کالونیوں کے لیے سٹیٹ سیکریٹری اور ہاؤس آف لارڈز کے لیڈر (1941–1942)، اور آخر میں مشرق وسطیٰ میں ریذیڈنٹ وزیر (1942–1944) کے طور پر حکومت میں واپس آئے۔ اس صلاحیت میں، انہوں نے لیبیا سے ایران تک کے علاقوں میں برطانوی حکمت عملی کی نگرانی کی اور علاقے میں ونسٹن چرچل کے سینئر نمائندے کے طور پر خدمت کی۔

کاروبار اور دیگر مشاغل

گنیس بریوری کے ڈائریکٹر کے طور پر، موئین نے خاندانی کاروبار کی عالمی توسیع میں کردار ادا کیا۔ انہوں نے وینکوور میں برٹش پیسیفک پراپرٹیز کی مشترکہ بنیاد رکھی اور 1939 میں کھلنے والے لائنز گیٹ برج کی تعمیر کا کمیشن دیا۔ ایک فلاحی کے طور پر، انہوں نے لندن اور ڈبلن میں رہائشی ٹرسٹوں کی مالی معاونت میں مدد کی تاکہ مزدور طبقہ کے خاندانوں کی حالت بہتر کی جا سکے۔

موئین کی تجسس اور مہم جوئی کی روح نے انہیں سیاست اور تجارت سے آگے لے جایا۔ ایک پرجوش یاٹ مین اور ایکسپلورر، انہوں نے کئی تبدیل شدہ یاٹس—آرفا، روسلکا، اور روزورا—کے مالک تھے اور بحر الکاہل اور بحر ہند کے پار مہمات چلائیں۔ 1935 میں انہوں نے برطانیہ میں پہلا زندہ کوموڈو ڈریگن لایا، اور ان کی حیوانیاتی اور نسلیاتی مجموعہ بعد میں عجائب گھروں کو عطیہ کر دیے گئے۔ انہوں نے **واک اباؤٹ: اے جرنی بیٹوین دی پیسیفک اینڈ انڈین اوشنز** (1936) اور **اٹلانٹک سرکل** (1938) لکھیں، کتابیں جو بشریات اور بین الثقافتی سمجھ میں ان کی دلچسپی کو ظاہر کرتی ہیں۔

تاریخی سیاق و سباق: مشرق وسطیٰ اور فلسطین بحران

والٹر گنیس، موئین کے پہلے بیرن کا قتل، دوسری عالمی جنگ کے دوران برطانوی فلسطین مینڈیٹ میں بڑھتی ہوئی کشیدگیوں کے درمیان ہوا۔ 1942 سے مشرق وسطیٰ میں برطانوی ریذیڈنٹ وزیر کے طور پر، موئین برطانیہ کی سلطنت اور تیل کی سپلائی کے لیے اہم علاقے میں جنگی حکمت عملی کی نگرانی کے ذمہ دار تھے۔ اس میں 1939 کے وائٹ پیپر کو نافذ کرنا شامل تھا، جس نے فلسطین میں یہودی ہجرت کو سخت طور پر محدود کر دیا—ماہانہ 1,500 مہاجرین تک محدود۔

منصوبہ بندی اور مرتکبین

برطانوی ریذیڈنٹ وزیر کے قتل کا خیال لیہی کے بانی ابراہم "یائر" اسٹرن سے نکلا، جنہوں نے اسے برطانوی امپیریل نظام کے خلاف علامتی حملہ کے طور پر دیکھا۔ 1942 میں اسٹرن کی موت کے بعد، منصوبہ کو نئی لیہی قیادت کے تحت دوبارہ زندہ کیا گیا، جس میں یتزاک شامیر—اسرائیل کے مستقبل کے وزیر اعظم—شامل تھے۔ دو نوجوان فلسطینی یہودی، ایلیاہو حکیم (19 سال) اور ایلیاہو بیٹ زوری (22 سال)، کو مشن انجام دینے کے لیے منتخب کیا گیا۔ اس جوڑی کو نہ صرف ان کی وابستگی بلکہ فلسطین سے باہر ایک حملے کے ذریعے یہودی مقصد کے لیے بین الاقوامی توجہ مبذول کرانے کی صلاحیت کی وجہ سے بھی منتخب کیا گیا—لیہی کی پہلی غیر ملکی آپریشن۔ لیہی نے جان بوجھ کر موئین کو ایک اعلیٰ رینک، آئرش پیدائش والے برطانوی اشرافیہ کے طور پر نشانہ بنایا جس کی موت پوری سلطنت میں گونجے گی۔ منصوبہ بندی میں، گروہ نے قتل کی صلاحیت پر زور دیا کہ یہ یہودی تکالیف کو ڈرامائی بنائے، برطانوی اتھارٹی کو چیلنج کرے اور صہیونی جدوجہد کو عالمی نوآبادیات مخالف مہم کا حصہ دکھائے۔

قتل: ایک احتیاط سے منصوبہ بند حملہ

6 نومبر 1944 کی دوپہر کے ابتدائی حصے میں، حکیم اور بیٹ زوری قاہرہ کے گیزیرا جزیرے پر موئین کی رہائش گاہ کے قریب انتظار کر رہے تھے۔ تقریباً 1:10 بجے، موئین کی کار آئی، جسے لانس کارپورل آرتھر فلر چلا رہے تھے اور جس میں ان کی سیکریٹری ڈوروتھی اوزمنڈ اور ایڈجوٹنٹ میجر اینڈریو ہیوز اونسلو تھے۔ قاتل سائیکلوں پر آئے۔ بیٹ زوری نے فلر کو سینے میں گولی مار کر فوری طور پر ہلاک کر دیا۔ حکیم نے کار کا دروازہ کھولا اور موئین پر تین گولیاں چلائیں: ایک نے ان کی گردن کو کالربون کے اوپر ماری، دوسری پیٹ کو—بڑی آنت کو چھیدتے ہوئے اور ریڑھ کی ہڈی کے قریب پھنس گئی—اور تیسری نے ان کی انگلیوں اور سینے کو کھرچ دیا۔ موئین کو برطانوی فوجی ہسپتال لے جایا گیا، لیکن اسی دن بعد میں 64 سال کی عمر میں ان کی موت ہو گئی۔ حملہ آور بھاگ گئے لیکن مصری پولیس کی طرف سے تعاقب کیا گیا۔ مختصر فائرنگ کے بعد، انہیں پکڑ لیا گیا اور غصہ میں آنے والے تماشائیوں کی طرف سے تقریباً لنچ کر دیا گیا اس سے پہلے کہ انہیں گرفتار کیا گیا۔ فرانزک تجزیہ نے بعد میں ان کے ہتھیاروں کو برطانوی افسران کے خلاف لیہی کی سابقہ آپریشنز سے جوڑا۔

فوری نتائج

قتل نے دنیا کو ہلا کر رکھ دیا اور سرخیاں بن گئیں۔ برطانوی حکام نے فسادات کے خوف سے یہودی برادری کے خلاف بڑے پیمانے پر انتقامی کارروائی سے گریز کیا، لیکن پورے مشرق وسطیٰ میں سیکیورٹی کو مضبوط کیا۔ مصر میں، لیہی کی پروپیگنڈا کے برعکس، کوئی فوری لیہی حامی مظاہرے نہیں ہوئے، حالانکہ ایک سال بعد، نومبر 1945 میں، قاہرہ اور اسکندریہ میں یہودی مخالف فسادات پھوٹ پڑے، جس کے نتیجے میں کئی اموات اور وسیع جائیداد کو نقصان پہنچا۔ برطانوی انٹیلی جنس نے نقل کرنے والے حملوں کی ممکنہ طور پر خبردار کیا—ایک تشویش جو فروری 1945 میں مصری وزیر اعظم احمد ماہر کے قتل کے ساتھ حقیقت بن گئی۔ واقعہ سے متاثر ہونے والوں میں ایک نوجوان مصری افسر جمال عبدالناصر تھے، جنہوں نے مبینہ طور پر قاتلوں کی ہمت اور نوآبادیات مخالف عزم کی تعریف کی۔

مقدمہ اور پھانسی

حکیم اور بیٹ زوری کا جنوری 1945 میں مصری فوجی عدالت میں مقدمہ چلا۔ انہوں نے کارروائی کا استعمال اپنے اعمال کو قومی آزادی کی عالمی جدوجہد کا حصہ قرار دیتے ہوئے جذباتی تقریریں کرنے کے لیے کیا۔ انہوں نے مصر کی اپنی انقلابی تاریخ پر

ادب مانگا اور اپنے مقصد کو بھارت اور آئرلینڈ میں نوآبادیات مخالف تحریکوں سے موازنہ کیا۔ رحم کی وسیع اپیلوں کے باوجود— یہودی برادریوں، بین الاقوامی دانشوروں اور یہاں تک کہ ایک ہندوستانی گاندھیائی سے، جنہوں نے ان کا موازنہ جان براؤن اور آئرش ریپبلکنز سے کیا—انہیں موت کی سزا سنائی گئی۔ اپیلوں کو مسترد کر دیا گیا، اور دونوں افراد کو 22 مارچ 1945 کو پھانسی دے دی گئی۔ برطانوی افسران، جن میں سفیر مائلز لیمپسن شامل تھے، نے مزید حملوں کو حوصلہ افزائی کرنے کے خوف سے سزاؤں کی فوری عملداری پر زور دیا۔

ونسٹن چرچل کا ردعمل

والٹر گنیس ونسٹن چرچل کے سب سے قریبی ذاتی دوستوں اور سیاسی اتحادیوں میں سے ایک تھے۔ دونوں افراد نے "دی ادھر کلب" کی مشترکہ بنیاد رکھی اور چھٹیاں ایک ساتھ گزاریں، جن میں 1934 کی یاٹ ٹرپ شامل تھی۔ موئین کی موت سے چرچل تباہ ہو گئے، اسے "ناشکری کا گھناؤنا عمل" قرار دیا۔ 17 نومبر 1944 کو پارلیمنٹ میں اپنے خطاب میں، انہوں نے خبردار کیا کہ "قاتلوں کی پسٹلوں کا دھواں" پالیسی کا تعین نہیں کر سکتا۔ انہوں نے فلسطین کی تقسیم پر بات چیت کے لیے طے شدہ کابینہ اجلاس منسوخ کر دیا اور صہیونی رہنماؤں کے ساتھ واضح طور پر سرد ہو گئے، ویزمین کے ذاتی پیغامات کا جواب دینے سے انکار کر دیا۔ ڈیکلاسیفائیڈ خط و کتابت چرچل کے اس اصرار کو ظاہر کرتی ہے کہ قاتلوں کو کوئی رحم نہیں دیا جانا چاہیے، ایک موقف جو غم اور سیاسی حساب دونوں کی عکاسی کرتا ہے۔ اگرچہ چرچل نے صہیونیت کے لیے اپنی وسیع ہمدردی ترک نہیں کی، قتل نے ان کی نظر کو مستقل طور پر تبدیل کر دیا۔ اس نے ذاتی دوستی کو سیاسی شگاف میں تبدیل کر دیا اور مشرق وسطیٰ میں برطانیہ کی پوزیشن کے اخلاقی اور تزویراتی اخراجات کو واضح کیا۔

طویل مدتی اثرات اور وسیع تر مضمرات

لارڈ موئین کا قتل کے نتائج فوری لمحے سے کہیں آگے تک پھیلے۔ اس نے برطانیہ اور صہیونی تحریک کے درمیان عدم اعتماد کو گہرا کیا، تقریباً تیار تقسیم کے تجویز کو پٹڑی سے اتار دیا، اور برطانیہ کے مینڈیٹ چھوڑنے کے حتمی فیصلے میں حصہ ڈالا۔ تشدد کی بعدی شدت 1947 میں اقوام متحدہ کی تقسیم کی ووٹ اور 1948 میں اسرائیل کی بنیاد میں اختتام پذیر ہوئی۔ اسرائیل میں، عالمی سطح پر دہشت گردوں کے طور پر مذمت کیے جانے والے قاتلوں کو قومی آزادی کے شہید کے طور پر دوبارہ تصور کیا گیا۔ 1975 میں، ان کی لاشیں مصر سے قیدیوں کے تبادلے میں واپس لائی گئیں اور یروشلم کے ماؤنٹ ہرٹزل پر مکمل فوجی اعزاز کے ساتھ دوبارہ دفن کی گئیں۔

ایک پائیدار سایہ: برطانوی-اسرائیلی تعلقات اور شاہی رابطہ

لارڈ موئین کے قتل کی میراث 1940 کی دہائی سے بہت آگے تک پھیلی، برطانوی-اسرائیلی تعلقات پر ایک لطیف لیکن پائیدار سایہ ڈالتی رہی۔ اس کے سب سے پائیدار علامات میں سے ایک ملکہ الزبتھ دوم کی اسرائیل سے ان کی ستر سالہ حکومت کے دوران عدم موجودگی تھی۔ 120 سے زائد ممالک کے دوروں اور اسرائیلی رہنماؤں سے متعدد دعوتوں کے باوجود، انہوں نے کبھی سرکاری ریاستی دورہ نہیں کیا۔

اگرچہ برطانوی حکومت نے عرب اتحادیوں کو الگ تھلگ کرنے اور علاقے میں تجارتی تعلقات کو خطرے میں ڈالنے سے بچنے کے لیے اسرائیل میں شاہی دوروں کو حوصلہ شکنی کرنے کی غیر رسمی پالیسی برقرار رکھی، ذاتی اور تاریخی عوامل بھی کردار ادا کرتے تھے۔ مینڈیٹ کے دوران برطانوی عملے پر صہیونی عسکریت پسند حملوں کی یاد—خاص طور پر 1944 میں لارڈ موئین کا قتل، ونسٹن چرچل کے قریبی دوست—نے بادشاہت اور برطانوی اسٹیبلشمنٹ پر پائیدار نشان چھوڑا۔ موئین کا قتل، تشدد کی وسیع مہم کا حصہ جس میں 1946 کا کنگ ڈیوڈ ہوٹل بم دھماکہ شامل تھا جس میں 91 افراد ہلاک ہوئے (جن میں برطانوی افسران اور شہری شامل تھے)، برطانیہ کے حکمران حلقوں میں بہت سے لوگوں کے لیے دھوکہ اور نقصان کی مدت کی علامت بنا۔

کچھ رپورٹس سے پتہ چلتا ہے کہ ان یادیں ملکہ کی نجی تصورات کو تشکیل دیتی تھیں۔ ایک بیان میں دعویٰ کیا گیا کہ وہ مانتی تھیں کہ "ہر اسرائیلی یا تو دہشت گرد ہے یا دہشت گرد کا بیٹا ہے"، جو ظاہر کرتا ہے کہ اس طرح کے واقعات برطانوی اشرافیہ کی ایک نسل کی طرف سے کتنی گہرائی سے اندرونی طور پر قبول کیے گئے تھے جنہوں نے فلسطین میں سلطنت کے پرتشدد اختتام کو دیکھا تھا۔ نتیجتاً، اسرائیلی افسران کو بکنگھم پیلس میں انفرادی سامعین کی شاذ و نادر ہی اجازت دی جاتی تھی، رابطے زیادہ تر کثیر الجہتی یا رسمی تقریبات تک محدود رہے۔ لارڈ موئین کے قتل کا سایہ اس طرح جدید سفارتی پروٹوکول میں پھیل گیا، جو ظاہر کرتا ہے کہ سلطنت کے صدمات دہائیوں تک لطیف لیکن طاقتور طریقوں سے کیسے برقرار رہ سکتے ہیں۔

نتیجہ

والٹر گنیس، موئین کے پہلے بیرن کا قتل ایک برطانوی افسر کے قتل سے کہیں زیادہ تھا—یہ ایک زلزلہ خیز واقعہ تھا جس نے فلسطین تنازعہ کی سمت کو دوبارہ تشکیل دیا اور برطانیہ کے مشرق وسطیٰ کی سلطنت کے خاتمے کو تیز کیا۔ موئین، فوجی، سیاستدان اور اصلاح پسند، مقابلہ کرنے والے قوم پرستیوں کے درمیان توازن کی تلاش کرنے والے امپیریل پراگمیٹسٹس کی معدوم ہوتی نسل کی نمائندگی کرتے تھے۔ ان کی موت نے ایک ممکنہ ثالث کو خاموش کر دیا اور تمام فریقوں پر رویوں کو سخت کر دیا۔

موجودہ بین الاقوامی معیارات کے لینس سے دیکھا جائے تو، غیر ملکی زمین پر ایک اعلیٰ رینک والے غیر ملکی سفارتکار کا قتل واضح طور پر دہشت گردی کے طور پر درجہ بندی کیا جائے گا۔ جدید تعریفیں—جیسے اقوام متحدہ اور زیادہ تر قومی حکومتوں کی طرف سے استعمال کی جانے والی—پالیسی کو متاثر کرنے کے لیے غیر لڑاکا افسران کے خلاف جان بوجھ کر سیاسی تشدد کو دہشت گردی کے طور پر شناخت کرتی ہیں، چاہے مقصد یا سبب کچھ بھی ہو۔ اگرچہ لیہی نے اپنے اعمال کو نوآبادیات مخالف مزاحمت کے طور پر فریم کیا، غیر ملکی میں ایک سول سیاسی لیڈر کو نشانہ بنانا موجودہ دہشت گردی کے تصور میں براہ راست فٹ بیٹھتا ہے، جو انقلابی تشدد اور اخلاقی جواز کے درمیان پائیدار کشیدگی کو واضح کرتا ہے۔

حوالہ جات

- بارنیٹ، کوریلی۔ **دی کولیپس آف برٹش پاور**۔ لندن: میتھوین، 1972۔
- بین یہودا، نچمان۔ **پولیٹیکل اسیسینیشنز بائی جیوز: اے ریٹوریکل ڈیوائس فار جسٹس**۔ البانی: سٹیٹ یونیورسٹی آف نیویارک پریس، 1993۔
- چرچل، ونسٹن ایس۔ **دی سیکنڈ ورلڈ وار: والیوم VI – ٹرائیمف اینڈ ٹریجڈی**۔ لندن: کیسل، 1954۔
- کوہن، مائیکل جے۔ **چرچل اینڈ دی جیوز**۔ لندن: فرینک کیس، 1985۔
- گلبرٹ، مارٹن۔ **ونسٹن ایس۔ چرچل: دی پروفیٹ آف ٹروتھ (1922–1939)**۔ بوسٹن: ہاؤٹن مفلن، 1977۔
- ہافمین، بروس۔ **انانیمس سولجرز: دی سٹرگل فار اسرائیل، 1917–1947**۔ نیویارک: ناپف، 2015۔
- لوئس، ولیم راجر۔ **دی برٹش ایمپائر ان دی مڈل ایسٹ، 1945–1951**۔ آکسفورڈ: کلیرینڈن پریس، 1984۔
- پوراتھ، یہودا۔ **دی ایمرجنس آف دی فلسطینی-عرب نیشنل موومنٹ، 1918–1929**۔ لندن: فرینک کیس، 1974۔
- شنڈلر، کولن۔ **اے ہسٹری آف ماڈرن اسرائیل**۔ کیمبرج: کیمبرج یونیورسٹی پریس، 2008۔
- واسرسٹائن، برنارڈ۔ **دی برٹش ان فلسطین: دی مینڈیٹری گورنمنٹ اینڈ دی عرب-جیوش کنفلکٹ، 1917–1929**۔ آکسفورڈ: بیسل بلیک ویل، 1978۔
- واسرسٹائن، برنارڈ۔ **ہربرٹ سیمیوئل: اے پولیٹیکل لائف**۔ آکسفورڈ: کلیرینڈن پریس، 1992۔
- ویزمین، چائم۔ **ٹریال اینڈ ایرر: دی آٹوبائیوگرافی آف چائم ویزمین**۔ نیویارک: ہارپر اینڈ برادرز، 1949۔

- وسٹریچ، رابرٹ ایس۔ **زیونزم اینڈ اٹس ڈس کنٹنٹس: ایسے آن دی جیوش سٹرگل فار سٹیٹ ہڈ**۔ نیو یارک: آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، 2017۔
- دی ٹائمز (لندن)۔ "دی مرڈر آف لارڈ موئین۔" ایڈیٹوریل، 8 نومبر 1944۔
- ہاآریتز۔ "دی ڈیتھ آف لارڈ موئین: کونسیکوئنسز فار زیونزم۔" نومبر 1944۔
- ہینسارڈ پارلیمنٹری ڈیبیٹس۔ ہاؤس آف 17، कॉमन्स نومبر 1944، جلد 404۔
- رائل آرکائیوز۔ **کوریسپانڈنس ریلیٹنگ ٹو مڈل ایسٹ پالیسی اینڈ دی اسیسینیشن آف لارڈ موئین، 1944–1945**۔ ونڈسر کیسل: رائل آرکائیوز کلیکشن۔
- سیگیو، ٹام۔ **ون فلسطین، کمپلیٹ: جیوز اینڈ عربس انڈر دی برٹش مینڈیٹ**۔ نیو یارک: میٹروپولیٹن بکس، 2000۔
- سمتھ، چارلس ڈی۔ **فلسطین اینڈ دی عرب-اسرائیلی کنفلکٹ: اے ہسٹری وود ڈاکیومنٹس**۔ 9ویں ایڈیشن۔ بوسٹن: بیڈفورڈ/ سینٹ مارٹنز، 2021۔